مؤدّت نامہ ثنائی

اور

خواجہ کمال الدین صاحب لاہوری

(۳)

اس سلسلہ کے دو نمبر جون اور جولائی کے "مرقع قادیانی" میں نکل چکے ہیں۔ گزشتہ نمبروں میں سلسلہ کلام رسالہ مصنفہ خواجہ صاحب کے ص۱۲ تک پہنچا تھا اس کے آگے ص۱۳ سے اتصال ہوتا ہے۔ خواجہ صاحب نے مؤدت نامہ کے جواب میں چند صفحات خرچ کرکے باقی صفحات پر مرزا صاحب کی صداقت کے دلائل لکھے ہیں منجملہ ایک یہ ہے ص۱۳ رسالہ پر خواجہ صاحب نے مرزا صاحب کی صداقت پر ایک دلیل یہ لکھی ہے کہ:۔

"حضرت مرزا صاحب اپنی کتاب ازالہ اوہام میں جو ۱۸۹۱ء میں چھپی ہے ایک مکاشفہ کا ذکر کرتے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ:۔ "میں نے اپنے آپ کو لندن میں پایا وہاں ایک ممبر پر وعظ کر رہا ہوں۔ میں نے چند سپید پرندوں کو پکڑا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی" یہ مکاشفہ کسی تشریح کا محتاج نہ تھا۔ لیکن آپ نے حسب عادت اپنی یادداشت میں درج کیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ:۔ "خود تو میں لندن نہ جاؤں گا۔ لیکن میرا ایک شاگرد وہاں جائیگا اور وہ اس سپید قوم کو مسلمان کریگا" ان الفاظ کو لکھے ہوئے جب بائیس سال گذرے تو انہیں کا ایک شاگرد[۱] لندن پہنچا اس نے ممبر پر وعظ کیا۔ اس نے سپید پرندے پکڑے"۔

الجواب اس کشف مرزائی کی ایک تفسیر آپ نے کی ہے جو مذکور ہوئی ہے۔ ایک خود مرزا صاحب نے کی تھی۔ چنانچہ فرمایا ہے:۔

"میں نے اس کی تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں خوب پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کے شکار ہوتے جائینگے" (ازالہ اوہام ص۵۱۵ طبع اول)

مرزا صاحب کا یہ بھی اصول ہے کہ ملہم الہام کے معنے سب سے اچھے سمجھتا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۳)

[۱] یعنی خواجہ صاحب۔

آپ نے جو یادداشت لکھی ہے وہ مطبوعہ پبلک کے سامنے نہیں۔ اس لئے بمقابلہ مطبوع شائع شدہ کے اُس کو کالعدم جانتے ہیں۔ اور آپ سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کا کشف ان کی تعبیر کے ساتھ صحیح ہوا؟ کیا ان کی تحریروں سے انگریز مسلمان ہوئے؟ ہوئے تو وہ کونسی کتابیں یا تحریریں ہیں جو انگریزی میں لندن میں شائع ہوئی ہیں۔ مہربانی کر کے ان کی تفصیل بتاویں۔

خواجہ صاحب! مرزا صاحب کی تعبیر کیسی صاف ہے

"میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی"

جو بالکل آسان اور سہل بات تھی جسے قادیان میں بیٹھے ہوئے بھی پورا کیا جا سکتا تھا۔

خواجہ صاحب! اس تحریر میں جو مرزا جی نے پبلک کے سامنے شائع کی تھی کوئی خارق عادت بات نہیں تھی جسے آپ نے اتنا بڑھا چڑھا کر لکھا ہے۔ اچھا آگے چلئے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"پھر جب آپ (مرزا) نے کتاب نور الحق تصنیف کی تو آپ نے اپنی جماعت کو تاکید کی کہ کم از کم دو مشنری ولائت بھیجیں۔ آپ نے اپنی جماعت کو سخت تاکید کی۔ کہ وہ انگلستان میں اشاعت اسلام کرے۔ حتیٰ کہ یہاں تک لکھ دیا کہ جو اسلام میں مریگا وہ اتقیا میں سے ہوگا۔ پھر ایک بات بر تگ پیشگوئی آپ نے فرمائی۔ کہا کہ امراء انگلستان بیضۂ اسلام ہیں اور وہ لوگ عقائد مسیحیت سے بیزار ہیں" (ص۲۴ ٹریکٹ کمالی)

الجواب نور الحق کی عبارت میں مرزا صاحب کی دو پیشگوئیاں اور بھی تھیں جو بوجہ اس کے کہ صریح غلط ہوگئیں آپ نے ان کو چھوڑ دیا ہے کیا یہ آپ کی دیانت ہے کہ وہ پیشگوئیاں جو درحقیقت پیشگوئیاں تھیں وہ تو آپ نے چھوڑ دیں مگر ایک "قیاسی بات" جو بغیر پیشگوئی کے بھی کہی جا سکتی ہے اسے مرزا صاحب کی دلیل صداقت بنا لیا۔ افسوس۔ سنئے نور الحق حصہ اول میں لکھا ہے۔

"وانا نری ان ملکتنا المکرمۃ مع حریۃ الاھتداء وقد اعطیت لقلبھا حب الاسلام وشوق ھذہ الضیاء وعسیٰ ان یدخل اللہ فی نور توحیدہ فی قلب ھذہ الملکۃ الذی ھر اء وقلوب ابناءھا العقلاء ولیس علی اللہ بعزیز بل قد رتہ صالحۃ لھذا النور وھو علی کل شئی قدیر وانہ یجذب الیہ قلوب الطالبین"۔ (ص۴۳)

(ترجمہ) "اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری ملکہ مکرمہ ہدایت پانے کے لئے امید کی جگہ ہے اور اس کے دل کو حب اسلام اور شوق اس روشنی کا دیا گیا ہے اور عنقریب ہے کہ خدا تعالیٰ اس ملکہ نورانی وجہ کے دل میں اور اس کے شہزادوں کے دل میں نور توحید ڈال دے۔ اور خدا تعالیٰ پر یہ مشکل نہیں بلکہ اس کی قدرت ایسے ہی کام کرتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اپنی طرف طالبوں کے دل کھینچ لیتا ہے۔"

خواجہ صاحب | اگر ملکہ معظمہ اور اس کے شہزادے اسلام قبول کر لیتے تو ہم بھی جانتے۔ کہ واقعی مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی سچی نکلی۔ مگر افسوس ان اور ان جیسی بیسیوں پیشگوئیاں جن کے متعلق مرزا صاحب نے بڑے زوردار الفاظ میں خدا تعالیٰ کی قسمیں کھا کھا کر لکھا تھا کہ اگر یہ پوری نہ ہوں تو مجھے کذاب، دجال، مردود، ملعون ہر ایک بد سے بدتر، قرار دینا۔

سب کی سب یکسر غلط نکلیں، ان سے تو آپ نے مرزا صاحب کو نہ جانچا ہاں اس کی صداقت دیکھی تو ایک ایسی بات میں دیکھی جو بقول آپ کے بھی پیشگوئی نہیں ہاں "برنگ پیشگوئی" تھی۔ جو ایک معمولی سمجھ کا آدمی کا کر سکتا ہے۔

خواجہ صاحب! ایک ایسے مدعی کی صداقت کو آپ اتنی کمزور دلیلوں سے ثابت کرتے ہیں جس کا دعویٰ ہے کہ:-

"میں وہ ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا ہے (ص فتاویٰ احمدیہ جلد ۱) اس کی وجہ یہ ہے کہ:-

"یہ میرے ہاتھ پر مقدر ہے کہ میں دنیا کو عقیدہ (تثلیث) سے رہائی دوں۔" (الحکم ۱۶ جلد ۸ ص ۲)

"میرے ہاتھ سے عیسائیت کا خاتمہ ہوگا۔" (ص ۱۲ شہادۃ القرآن)

"میرے وقت میں تمام اقوام عالم داخل اسلام ہوں گی۔" (چشمہ معرفت ص ۶۷/۸۵)

"میرے یہ مقاصد ہیں کہ مسلمانوں کو اصلی مسلم بناؤں اور عیسائیوں کی صلیب توڑ دوں اور عیسائیوں کے مصنوعی معبود کو بحیثیت الوہیت لوگوں کی نظر سے مخفی کر دوں یہاں تک کہ لوگوں کے دلوں سے اس کی یاد حرف غلط کی طرح مٹ جائے۔" (مفہوم اخبار الحکم، ۷ جولائی ۱۹۰۸ء)

یہ مت سمجھنا کہ میرے یہ مقاصد میرے مرنے کے بعد پورے ہونگے۔ نہیں۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ قبل اس کے کہ ہم اس ناپائیدار گھر سے گذر جائیں ہمارے تمام مقاصد پورے کر دے" (اشتہار مرزا در تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۱)

"پس اگر یہ کام مجھ سے نہ ہوا اور میں مرگیا تو میں جھوٹا" (اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

خواجہ صاحب! ان اقوال مرزا کو سامنے رکھ کر واقعات پر نظر ڈالیں تو بےساختہ منہ سے نکلتا ہے ؎

کوئی بھی بات مسیحا تیری پوری نہ ہوئی　　-　　نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

معلوم نہیں خواجہ صاحب نے مرزا صاحب کی صداقت پر یہ بات کیسے دلیل بنائی ہے کہ:-

"جب حضرت مرزا صاحب نے تحفہ قیصریہ لکھا تو یہی دعا کی کہ خدا تعالیٰ ملکہ وکٹوریہ کی اولاد میں سے کوئی مسلمان پیدا کرے"

کیا آج کوئی شخص ملکہ کی اولاد سے داخل اسلام ہو گیا ہے کہ خواجہ صاحب نے یہ دعاء مرزا لکھ دی؟ شائد اولاد سے مراد خواجہ صاحب کے نزدیک بعض وہ لوگ ہیں جو داخل اسلام ہو چکے ہیں کیا خوب دعا ہے اور کیا خوب اس کی تصدیق ہے (جلّ جلالہٗ) ماسوا اس کے مرزا صاحب کی یہ دعا جو بحوالہ "تحفہ قیصریہ" خواجہ صاحب نے لکھی ہے ہم کو تو تحفہ قیصریہ میں ملی نہیں۔ خواجہ صاحب اگر صادق ہیں تو اس کا صحیح حوالہ پیش کریں ورنہ سمجھا جاویگا کہ مسیحیت مرزا کو ثابت کرنے کے لئے خواجہ صاحب نے غلط گوئی سے کام لیا کیوں؟ ؎ وزیرِ چنیں شہریارِ چناں۔ بخلاف اس کے "تحفہ قیصریہ" میں جو مرزا صاحب نے دعائیں مانگیں ہیں۔ غلط ثابت ہوئیں۔ ثبوت ملاحظہ ہو. مرزا صاحب تحفہ قیصریہ صفحہ ۲ پر دعا مانگتے ہیں کہ:-

"خدا ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کو تادیر سلامت رکھے" (تحفہ قیصریہ مطبوعہ مئی ۱۸۹۷ء)

ایسا ہی صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے۔

"خدا تیری عمر، صحت، سلامتی میں زیادہ سے زیادہ برکت دے"

اس دعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملکہ مکرمہ قریباً تین سال بعد ہی وفات پا گئی۔ دوسری دعاء مرزا جو مردود ہوئی یہ ہے۔

"وہ قادر دینی برکتوں سے بھی اسے مالامال کرے" (صفحہ ۱۲)

خواجہ صاحب! کیا ملکہ معظمہ اسلام سے مشرف ہو گئی تھی؟ (شائد دل میں)

تیسری دعا جو نامقبول ثابت ہوئی یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ملکہ معظمہ کی خدمت میں درخواست کی کہ۔

"ہماری قیصرہ ہند بھی قیصر روم کی طرح ایک ایسا مذہبی جلسہ انعقاد فرماویں" (ص۲۴)

اور ص۲۲ و صفحہ آخری پر خدا سے دعا مانگی۔ کہ

"اے قادر کریم اپنے فضل و کرم سے ان معروضات پر کریمانہ توجہ کرنے کے لئے اس کے دل میں آپ الہام کر"

حالانکہ ملکہ معظمہ نے نہ جلسہ کیا نہ مرزا صاحب کی یہ درخواست و دعا مقبول ثابت ہوئی۔ فللہ الحمد

آگے چل کر ص۱۶ پر خواجہ صاحب نے اپنی نسبت مرزا صاحب کی ایک دعا لکھی ہے۔ سو جب تک خواجہ صاحب اس واقع کے متعلق مرزا صاحب کے اصلی الفاظ تحریر شدہ پیش نہ کریں ان کے اپنے نکالے ہوئے نتائج محض خوش اعتقادی سمجھے جاوینگے ہاں یہ جو لکھا ہے کہ :-

"میرے اپنے علم میں آپ (مرزا) نے بیشمار دعائیں کیں جو آناً فاناً پوری ہوئیں"

اس کے متعلق اتنی گذارش ہے کہ آپ ان کو بالفاظہا ہمارے سامنے پیش کریں تاکہ ہم ان کی جانچ کریں۔ ہاں اس کے خلاف ہم سے سن لیں کہ مرزا صاحب نے جو دعا بھی گولائی کو چھوڑ کر صاف الفاظ میں مانگی۔ خدا نے ہمیشہ اس کا الٹ کیا جیسا کہ "تحفہ قیصریہ" کی بعض دعاؤں کا ذکر ہو چکا۔ اور سنیئے۔ محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق ایک طرف تو مرزا صاحب نے اپنے ملہم کے اس وعدہ پر کہ "الحق من ربک فلا تکونن من الممترین" ص۳۹۶ ازالہ میں بھروسہ کر کے بار بار قسمیں کھائیں کہ یہ ضرور ہو گا۔ اگر نہ ہو تو مجھے ہر ایک بد سے بدتر قرار دینا۔ اور دوسری نہ صرف تمام مرزائیوں نے اس کے وقوع میں آنے کے لئے دعائیں مانگیں۔ خود مرزا صاحب کی بیوی رو رو کر دعائیں مانگتی رہی۔ (ص۱۹ فتاویٰ احمدیہ جلد ۲) اور مرزا صاحب تو دانت پیس پیس کر بڑے گرم الفاظ میں دعا مانگتے تھے کہ۔

"اے خدا قادر و علیم اگر (ڈپٹی عبداللہ) آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور پر ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے اور اگر اے خداوند یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک

کہ اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں تو مجھے ذلتوں کے ساتھ ہلاک کر۔ (اشتہار انعامی چار ہزار صفحہ آخری)

خواجہ صاحب یہ دعا مرزا صاحب کی پوری ہو کر ان پیشگوئیوں کا وقوع ایسے طور پر ہوگیا؟ کہ مخالفوں کا "منہ بند" اوپر کا دم اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا ہو۔ اگر جواب نفی میں ہے تو بموجب اس دعا کے مرزا صاحب کون ہوئے؟ انصاف۔ اسی طرح مرزا صاحب نے اپنے شریکوں کے حق میں دعا مانگی تو کورا جواب ملا کہ :۔ اجیب کل دعائك الافی شرکائك

ایسا ہی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے رفقا کے لئے بطور پیشگوئی دعا تھی کہ تیرہ ماہ کے اندر ذلت و رسوائی اٹھائیں جو صریح غلط نکلی آخر مرزا صاحب کو تاویل کرنی پڑی کہ :۔

"میری دعائیں اپنے الفاظ تھے الہامی الفاظ نہ تھے" (ص۱۸۵ حقیقۃ الوحی)

اسی طرح مولوی عبد الکریم سیالکوٹی کے لئے بشد و مد دعائیں کیں جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بے چارا تندرست ہوتا ہوتا لقمہ اجل ہوگیا۔ یہ تو مختصر سا حال ہے مرزا صاحب کی نامقبول دعاؤں کا ورنہ اس قسم کی بیسیوں دعائیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ آگے چلیے۔ ص۱۶ پر خواجہ صاحب رقمطراز ہیں کہ

"مجھے ۱۸۹۴ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک ہر ماہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقعہ ملا۔ میں نے تو آپ میں وہی رنگ پایا جو آنحضرت کے دعوے نبوت سے پہلے (تھا) یعنی آنحضرت صلعم رات کو جو دیکھتے وہ دن کو پورا ہو جاتا۔ جو بات برنگ پیشگوئی کہتے وہ صحیح نکلتی۔ یہی رنگ میں نے حضرت (مرزا) میں دیکھا۔ آپ کا یہ طریق عمل تھا کہ صبح ہوتے ہی اگر کوئی مکاشفہ یا الہام ہوا ہوتا تو آپ اس کو بیان فرماتے۔ ان میں سے بعض آناً فاناً پورے ہو جاتے۔ مثلاً ایک عید کے تین دن پہلے میں وہاں (قادیان میں) تھا۔ چاند نہ دیکھا گیا صبح ہم سب نے روزہ رکھا۔ جب حضرت آئے تو آپ نے اپنا الہام سنایا "آج تو عید ہے خواہ مناؤ یا نہ مناؤ۔ ہم سب نے روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا۔ تو کیا معقول بات آپ نے فرمائی کہ شریعت کو ایک ولی کے الہام پر ترجیح ہے۔ اس لئے تم سب روزہ رکھو چنانچہ ۹ بجے تک ہم نے روزہ رکھا اس وقت ہمارے بعض احباب لاہور سے آئے جنہوں نے بیان کیا کہ لاہور امرتسر میں عید ہو چکی ہے۔ ہم سب نے افطار روزہ کیا اور نماز عید ادا کی؟"

الجواب اس کے جواب میں ایک ہی فقرہ عرض کرتا ہوں کہ مرزا صاحب نے رات کو چاند دیکھ لیا ہوگا۔ مگر اس کا اظہار آپ کے سامنے اس لئے نہ کیا کہ صبح اپنی مسیحیت پر اسے دلیل بناؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ماسوا اس کے اگر ایسا نہ بھی ہو تو بھی ان کا ایک طرف تو اپنا الہام بتانا کہ آج عید ہے مگر دوسری طرف یہ کہنا کہ میرے الہام پر شریعت کو ترجیح ہے۔ تم روزہ رکھو۔ یہ دورنگی ظاہر کر رہی ہے کہ مرزا صاحب بڑے ہوشیار تھے۔ اگر اس دن عید نہ ہوتی تو بھی مرزا صاحب کی ولائیت کھری تھی۔ اف کس قدر دور اندیشی ہے کہ کہنے کو تو یہ کہا جاتا ہے کہ "میرا مکالمہ ایسا ہی یقینی ہے جیسا قرآن اگر اس میں ایک دم کے لئے شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے" اور عمل یہ کہ الہام ہو چکا ہے کہ آج عید ہے پھر بھی مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ خواہ مانو یا نہ مانو۔

ہاں جناب مانتے ہیں کہ واقعی مرزا صاحب ہر روز اپنے الہام آپ کو سنایا کرتے تھے اور یہ بھی مانتے ہیں کہ ان میں سے بعض پورے بھی ہو جایا کرتے ہوں گے۔ مرزا صاحب پر کیا منحصر ہے ہم تو اس پنڈت صاحب کی پیشگوئیوں کے بھی مصدق ہیں جو فرمایا کرتے تھے کہ:۔

(۱) "آدمی چارپائی کے پائنتی کی طرف سر رکھے یا سرہانے کی طرف اس کی کمر بہرحال چارپائی کے درمیان ہوگی"

(۲) "آدمی جب لقمہ چباتا ہے تو وہ سیدھا اس کے حلق سے گذر کر معدے میں جا پڑتا ہے"

ایسا ہی اگر جناب مرزا صاحب کے الہام ہوں تو ہمیں ان کے ماننے میں کیا تامل۔ بلکہ نہ ماننا داخل سفاہت ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مرزا صاحب کے الہام اس سے بھی اعلےٰ و ارفع تھے جنہیں کوئی غرض والا ہی مانے تو مانے دوسرا تو ماننے سے رہا بطور مثال کچھ عرض کرتا ہوں۔

(۱) مرزا صاحب کو الہام ہوا "بعد ۱۱۔ انشاءاللہ" اسکی تشریح کے متعلق فرمایا کہ۔

"تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ ۱۱ کا دکھلایا گیا" (الحکم جلد ۴ ص ۴۵)

(۲) ایسا ہی ایک الہام یوں ہوا "لا یموت احدٌ من رجالکم تمہارے مردوں میں سے کوئی نہیں مریگا (تشریح مرزا) اس کے حقیقی معنے تو ہم نہیں سکتے مگر اس کے مفہوم کا

پتہ نہیں شاید کوئی اور معنے ہوں (بدر جلد ۲ عـ۳)

کیا اچھا الہام ہے۔

(۳) ایک یہ بھی الہام ہوا کہ۔ "استقامت میں فرق آ گیا" جب پوچھا گیا کہ کس کی استقامت میں، "فرمایا معلوم تو ہے مگر جب تک خدا کا اذن نہ ہو میں بتلایا نہیں کرتا" (البدر جلد ۲ عـ۱)

(۴) "آثار صحت" فرمایا۔ تفریح نہیں کہ یہ الہام کس کے متعلق ہے (البدر جلد ۲ عـ۱۶)

(۵) "بلا نازل یا حادث یا..... فرمایا یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کس کی طرف اشارہ ہے یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا" (البدر جلد ۲ عـ۲۰)

(۶) "بس ان کو پیس ڈال" فرمایا عنقریب سنا جاویگا کہ بہت سے مفسد وں کا خاتمہ ہوگا" البدر جلد ۲ عـ۱۶

(۷) "ایک چونکا دینے والی خبر" (تشریح ندارد) (الحکم عـ۲ جلد ۴)

(۸) "خاکسار پیپرمنٹ" (الحکم جلد ۹ عـ۴)

(۹) "چودھری رستم علی" (الحکم جلد ۹ عـ۱۲)

(۱۰) "شر الذین انعمت علیھم" (۲) "میں ان کو سزا دوں گا" (۳) میں اس عورت سزا دوں گا" (تشریح از مرزا) معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے۔ (بدر جلد ۱ عـ۲)

ناظرین کرام! میرا دل تو چاہتا تھا کہ کم از کم ۱۰۰ الہام مرزا صاحب کا اس طرح کا لکھتا۔ مگر بخوف طوالت مضمون اسی پر بس کرتا ہوں۔ یہ الہام ایسے نہیں کہ جدھر چاہو ان کو پھیر لو۔ جو چاہو ان سے نکال لو۔ مختصر یہ کہ مرزا صاحب جو روزانہ الہام سنایا کرتے تھے وہ عموماً اسی رنگ کے ہوتے تھے جنہیں خواجہ صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرف بحرف رؤیا صادقہ پورا نکلنے والوں کی مانند فرماتے ہیں۔

اس کے بعد خواجہ صاحب نے لکھا ہے کہ:۔

"مرزا صاحب کو سعد اللہ کی نسبت الہام ہوا کہ وہ ابتر یعنے لاولد مریگا وغیرہ" ص۱۸

جواب اول تو مرزا صاحب کا "اکتوبر ۱۹۰۶ء" کو یہ کہنا کہ سعد اللہ کی نسبت مجھے ابھی الہام ہوا ہے"، جیسا کہ خواجہ صاحب نے لکھا ہے صریح جھوٹ ہے۔ سنئے سعد اللہ کی نسبت ۱۸۹۴ء میں مرزا صاحب نے یہ الہام بتایا تھا۔ ملاحظہ ہو اشتہاری انعامی تین ہزار ص۱۲ اس پر مزیدار ی یہ کہ

وہاں اس کا ترجمہ تک نہیں لکھا تاکہ آگے چل کر کہیں پھنس نہ جائیں یہاں تک کہ اس الہام پر قریباً بارہ سال گذر گئے۔ اخیر عمر میں جیسا کہ خواجہ صاحب خود لکھتے ہیں :۔ "آپ کو معتبر ذرائع سے علم ہوا کہ سعداللہ کا بیٹا مخنث ہے" (ٹریکٹ کمالی صـ۱۸) تو مرزا صاحب نے ۱۹۰۶ء کو حقیقۃ الوحی میں لکھ دیا کہ میرے الہام کا یہی مطلب تھا کہ سعداللہ مقطوع النسل ہو جائیگا مفہوم صـ۳۶۴ حقیقت الوحی (جل جلالہٗ) کیا قطعی پیشگوئی ہے۔ مجھے افسوس بلکہ رحم آتا ہے اِن لوگوں کی حالت پر کہ وہ باوجود دعویٰ علم کے ایسی ویسی لغو، لچر، بیہودہ، تحریروں کی بنا پر مرزا کو مجدد، مسیح، ملہم، محدث بنائے پھرتے ہیں۔ مزا تب تھا کہ جب یہ الہام سنایا تھا اسی وقت کہہ دیتے کہ اس کی اولاد نہ رہیگی۔ یہ کیا بہادری ہے کہ الہام سناتے وقت تو ترجمہ تک الفاظ کا نہ کیا۔ کیونکہ لفظ ابتر کے متعدد معانی لئے جا سکتے تھے چنانچہ خود مرزا صاحب نے اس کے کئی معنے کئے ہیں ملاحظہ ہو۔

(۱) ابتر یعنی مفلس صـ۲۴ تتمہ حقیقۃ الوحی (۲) ناکام زیاں کار نامراد صـ۱۱ تتمہ حقیقۃ الوحی (۳) بے برکت صـ۵ اعجاز احمدی (۴) پوتے سے آگے اولاد نہ چلے تو بھی ابتر صـ۱۱ تتمہ ح

مگر جب "معتبر ذرائع سے علم ہوا کہ سعداللہ کا بیٹا مخنث ہے" تو جھٹ لکھ دیا کہ ہماری پیشگوئی پوری ہوگئی۔ انصاف! یہ ایسی کمزور بات ہے کہ خود خواجہ صاحب نے بھی اس کی کمزوری محسوس کی۔ اور اس کے ساتھ ہی لکھا کہ :۔

"سو سے زیادہ الہامات حقیقت الوحی میں ثابت شدہ لکھے گئے ہیں" (صـ۱۹)

جواب ہم نے مرزا صاحب کی تمام کتابیں دیکھی ہیں ان میں ایک بھی ایسی پیشگوئی نہیں جو انسانی اٹکل سازی سے بالاتر ہوتی ہوئی پوری بتائی گئی ہو۔ حقیقت الوحی ہماری دیکھی بھالی ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ آپ ان سو پیشگوئیوں میں سے کم از کم دس ہی نقل کر دیتے تاکہ آپ کے رسالہ کے ناظرین کو کچھ تو ڈھارس بندھتی اچھا اگر آپ نے یہ نہیں کیا تو ہم آپ کی وکالت میں کئے دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو حقیقت الوحی کی پیشگوئیاں کیا تھیں۔

• "تخرج الصدور الی القبور" پنجاب کے صدر نشین (بڑے بڑے) مولوی قبروں کی طرف انتقال کریں گے (صـ۷۴ ح) کیا عمدہ الاخارق عادت پیشگوئی ہے :۔ شرم!

(۲) خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں چار لڑکے دونگا جو عمر پاویں گے وہ چار لڑکے یہ ہیں۔ محمود، بشیر احمد،

شریف احمد۔ مبارک احمد۔ (ص۲۱۸ ح)

خواجہ صاحب ایمان سے فرمائیے کہ چوتھا لڑکا مبارک احمد کتنی عمر پاکر مرا؟ سنیئے یہی وہ لڑکا تھا جسے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا مصداق قرار دیکر خدا جیسا اور دنیا کے کناروں تک شہرت پانیوالا اسیروں کو رستگاری بخشنے والا لکھا تھا۔ ہاں یہی وہ لڑکا ہے کہ جس کی چھوٹی عمر میں ہی ڈاکٹر عبدالستار شاہ کی لڑکی مریم کے ساتھ شادی کی گئی تھی (ملاحظہ ہو بدر ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء صک)

خواجہ صاحب اگر آپ کو معلوم نہ ہو تو سنیے! یہ لڑکا نو سال سے بھی کم عمر میں فوت ہوگیا ملاحظہ ہو (اشتہار تبصرہ) پس آپ کا حقیقۃ الوحی کی اس پیشگوئی کو ثابت شدہ بتانا آپکی بیخبری کی دلیل ہے۔

(۳) مرزا صاحب کی بیوی حاملہ تھی تب ماہ مئی ۱۹۰۴ء میں آپ نے دو الہام سنائے۔

(۱) "دخت کرام (۲) شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا" (البدر جلد ۳ عـ)

آخر کچھ تو ہونا تھا اس پیشگوئی کے ماتحت کچھ تو ہونا تھا۔ لڑکی یا لڑکا۔ چنانچہ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۴ء کو آپ کے ہاں لڑکی ہوئی جس کا نام امۃ الحفیظ رکھا۔ افسوس کہ اسوقت ہم مرزا صاحب کے مریدوں میں نہ ہوئے کہ پوچھتے "حضرت جی وہ شوخ و شنگ لڑکا کدھر گیا" پھر خواہ اس استفسار پر خفا ہو کر ہمیں اپنے مریدوں سے خارج کر دیتے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔

اس کے بعد جب آپ نے حقیقت الوحی تصنیف فرمائی تو اس کے ص۲۱۸ پر منجملہ "سو پیش گوئی ثابت شدہ" کے ایک یہ بتائی کہ ہم نے الہام کیا تھا "دخت کرام" چنانچہ اس کے عین مطابق ہمارے گھر لڑکی ہوگئی۔ مفہوم سبحان اللہ۔ کیا ثابت شدہ الہام ہے۔

(۴) مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ۔ جب میرا والد بیمار ہوا تو مجھے الہام ہوا۔ والسماء والطارق تب میں نے سمجھ لیا کہ میرے والد صاحب غروب آفتاب کے بعد فوت ہوجائیں گے" (ص۲۰۹ ح)

خواجہ صاحب | یہ الہام تو تب مانا جاسکتا ہے جب پہلے ہم مرزائی ہوجاویں۔ ورنہ مخالف ایسی ویسی بے ثبوت لافوں کو ایک ذرہ بھر وقعت نہیں دیا کرتے۔

(باقی آئندہ)